تبصرے

۱۔ کتاب کا نام: مخزن الاسرار'' (دیوانِ غزلیات۔۱۸۳۷ء)

شاعر: حضرت شاہ غمگین دہلویؒ

ناشر: نسیم حضرت جی B-2/1، معمار و یوا پارٹمنٹس، بلاک ۱۷، گلشنِ اقبال، کراچی۔

ضخامت: ۶۴۰ صفحات

سنہ اشاعت: ۲۰۰۹ء

مبصر: ڈاکٹر شاہ انجم، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج اینڈ پوسٹ گریجویٹ سینٹر، حیدرآباد۔

''مخزن الاسرار'' حضرت شاہ غمگین دہلویؒ المعروف ''حضرت جی'' (۱۷۵۳ء۔۱۸۵۱ء) کی اردو غزلیات کا دیوان ہے۔ حضرت جی'' اپنے زمانے کے بڑے جیّد عالم، مفکّر، فلسفی اور صوفی باصفا ہی نہیں تھے بلکہ'' ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ (پیش لفظ)

حضرت شاہ غمگین دہلوی، مرزا اسداللہ خاں غالبؔ کے نہ صرف ہم عصر تھے بلکہ اُن سے مکاتبت بھی رکھتے تھے، چناں چہ غالب سے تعلقِ خاطر کے ثبوت میں قلمی ''مکاتیب غمگین و غالب'' (فارسی) مرتبہ: سیّد ہدایت النّبی (مرید و خلیفہ حضرت شاہ غمگینؒ) کا ذکر اُستاذی ڈاکٹر نجم الاسلام مرحوم نے اپنے ایک اہم تحقیقی مقالے میں کیا ہے، جس کا ذکر آگے آئے گا۔

کلامِ غمگین کی ادبی اہمیت کا اندازہ خود غالب کی تحریر سے بھی لگایا جاسکتا ہے، بہ قول ڈاکٹر نجم الاسلام: ''غالب کو غمگین سے جو عقیدت تھی وہ 'مکاتیبِ غمگین و غالب' سے بہ خوبی ظاہر ہے۔ وہ غمگین کی صرف روحانی عظمت ہی نہیں، ادبی عظمت کے بھی قائل تھے''۔

دیوان کے سرسری مطالعے سے بھی بہ خوبی معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کلام واقعی مخزنِ اسرار ہے۔ حقیقت کے اسرار و رموز ہوں یا روحانی و قلبی واردات، عشقِ حقیقی ہو یا عشقِ مجازی، الغرض تمام تجربات کا بیان ہے۔ اور بیان بھی کیسا؟ شستہ اور رواں۔ ڈاکٹر نجم الاسلام اس دیوان کے اندر اختصاصی پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ: ''خیال تھا کہ اردو غزلیات میں جدید شیشہ آلات، بوتل اور گلاس کا

ذکر اولاً ریاضؔ اور حسرتؔ سے چلا ہے۔ لیکن یہ تو پہلے ہی دیوانِ غمگین کی بدولت اردو شاعری میں آ چکا تھا۔ خیالی غزل بھی غمگین کی ندرت خیال کی آئینہ دار ہے''۔

زیرِ تبصرہ دیوان کے متن کے بارے میں ''عرضِ ناشر'' میں یہ اطلاع فراہم کی گئی ہے کہ اس دیوان کی مکمل عکسی اشاعت انجمن ترقی اردو، پاکستان کے ایک خطّی نسخے مخزونہ نیشنل میوزیم کراچی پر مشتمل ہے۔ (ملخصاً)

اس ضمن میں یہ عرض کرتے چلیں کہ زیرِ نظر دیوان انجمن کے قلمی نسخے کا مکمل عکس نہیں ہے۔ انجمن کے مخطوطے کا آغاز اس تصریحی فقرے سے ہوتا ہے:

''فہرست دیوان جناب حضرت جی صاحب قبلہ ردیف وار نوشتہ شد''۔

اس تصریحی فقرے کے بعد ''فہرستِ دیوان'' درج ہے یعنی بہ طور فہرست ردیف وار غزلوں کے ۸۲۱ مطلع دیے ہیں جو ۳۵ اوراق (۶۹ صفحات) پر پھیلے ہوئے ہیں''۔ [بہ حوالہ ڈاکٹر نجم الاسلام: ''دیوانِ غمگین کے تعاقب میں''، تحقیق (۱۱-۱۰)] چناں چہ کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ دیوان انجمن کے مخطوطے کا مکمل عکس نہیں ہے یعنی اس کے ابتدائی ۶۹ صفحات کم ہیں۔

آگے بڑھنے سے پہلے یہ بھی بتاتے چلیں کہ حضرت شاہ غمگین دہلویؒ کے اردو دیوانِ غزلیات کے اب تک تین قلمی نسخے منظرِ عام پر آ چکے ہیں ان کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں:

نسخۂ اوّل: مملوکہ پروفیسر حمید الدین شیخ، حیدر آباد، سندھ، یہ دیوانِ غمگین کی ابتدائی شکل اور بہ خطِ مصنف ہے۔

نسخۂ دوم: نسخۂ رام پور، جسے جناب محسن برلاس رام پوری نے اپنے بزرگوں کی نشانی سمجھ کر یعنی اپنے پردادا کے برادر بزرگ عبدالقادر غمگین (صاحب وقائع عبدالقادر خانی) سے منسوب کر کے ۱۹۹۴ء میں مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور سے چھپوا دیا۔
''تحقیق''، شمارہ (۹-۸) میں ڈاکٹر نجم الاسلام مرحوم نے اس پر تبصرہ کیا، نیز اپنے مفصل مقالے ''دیوانِ غمگین، کس غمگین کا ہے؟'' کے ذریعے تمام تحقیقی لوازم کو بروئے کار لاتے ہوئے ثابت کر دیا ہے کہ یہ دیوان عبدالقادر غمگین سے غلط طور پر منسوب ہو گیا ہے۔

نسخۂ سوم: یہ زیرِ تبصرہ دیوان کا متن ہے جو انجمن ترقی اردو کے مخطوطے مخزونہ نیشنل میوزیم کراچی کی عکسی اشاعت پر مشتمل ہے۔

یہ معلومات اُستاذی ڈاکٹر نجم الاسلام مرحوم کے وقیع مقالے: [''دیوان غمگین کے تعاقب میں'' مطبوعہ ''تحقیق'' شمارہ (۱۱-۱۰) ۹۷-۱۹۹۶ء] سے ملخصاً پیش کی گئیں ہیں۔

زیرِ تبصرہ دیوان کا نام بھی ہماری توجہ کا طالب ہے۔ ''مخزن الاسرار'' کے نیچے ۱۸۳۷ء کے اعداد درج کیے گئے جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ شاید یہ اسم ''تاریخی'' ہوگا۔ حال آں کہ ایسا نہیں ہے۔ دراصل دیوان کے خاتمے پر حضرت غمگین کا جو قطعۂ تاریخ ملتا ہے، وہ اضافی قطعۂ تاریخ ہے۔ پہلے قطعۂ تاریخ ملاحظہ ہو:

فکر میں تاریخ کی دیوان کے — یوں کہا ہاتف نے کیوں بیزار ہے
ازسرِ نو دیوان اے غمگین، ترا — ''آج دیوان مخزن اسرار ہے''

۱۲۵۳ھ

حساب کرنے پر چوتھے مصرعے کے اعداد ۱۲۴۹ھ برآمد ہوتے ہیں۔ چناں چہ اس میں ''سر دیوان'' یعنی ''د'' کے ۴ عدد جمع کیے جائیں تو ۱۲۵۳ھ کا سنہ ہجری بنتا ہے اور یہ ۱۸۳۷ء کے مطابق ہے۔ اب معلوم نہیں ''مخزن الاسرار'' کی ترکیب حضرت شاہ غمگینؒ کی تحریر کردہ ہے یا پھر حضرت ناشر نے اسے وضع کیا ہے؟ کیوں کہ قطعۂ تاریخ میں جو اسم مذکور ہے وہ صرف ''مخزن اسرار'' ہے۔

- اب ضرورت اس بات کی ہے کہ زیرِ تبصرہ دیوان کے کم از کم مذکورہ تینوں نسخوں یا اس سے زائد تمام دست یاب قلمی نسخوں کا تقابلی مطالعہ کر کے ایک تنقیدی ایڈیشن تیار کیا جائے، علاوہ ازیں ایک بھرپور مقدمے میں اس دیوان کا بھرپور لسانی مطالعہ بھی کیا جائے۔
- چوں کہ عکسی اشاعت کے بعد اس دیوان سے استفادے میں دشواری پیش آتی ہے اس کے اکثر مقامات ایسے ہیں جو قدیم طرز املا کے باعث نہیں پڑھے جاسکتے۔ لہٰذا معیاری کتابت کا اہتمام کیا جائے۔
- دیوان کے اختصاصی پہلوؤں کے مفصل مطالعے اور فرہنگ کے ساتھ اس دیوان کی معیاری اشاعت کی جائے۔ آخر میں حضرت شاہ غمگین دہلویؒ کے موجودہ سجادہ نشین اعجاز محمد حضرت جی خانقاہ عالیہ (گوالیار) اور زیرِ تبصرہ دیوان کے ناشر نسیم حضرت (کراچی) کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرنا چاہوں گا یہ حضرات یقیناً لائقِ تحسین ہیں جن کی مسلسل کاوشوں سے ادبی تاریخ کی ایک اہم اور گم شدہ کڑی دریافت ہوسکی۔ یہ بھی بتاتے چلیں کہ